ZAKAT CENTER INDIA

زکوۃ کا نظام خوشحالی کا پیغام

ہندوستان میں اجتماعی نظم زکوۃ - ایک لائحہ عمل

خیر خواہ اور غمخوار معاشرہ کے لئے ہندوستان میں اجتماعی زکوۃ کا نظم: ایک لائحہ عمل

زکوۃ سے دولت کا ایک بڑا حصہ غریبوں کو منتقل ہوتا ہے (دی گارجین)

ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنی دولت (جمع پونجی، سونا، سرمایہ کاری) میں سے 2.5% حصہ بطورِ زکوۃ نکالنا فرض ہے۔ زکوۃ کا شمار گرچہ اسلام کے بنیادی ارکان میں ہوتا ہے، لیکن عوام الناس کی ایک بڑی تعداد اس کی جزئیات اور تفصیلات سے ناواقف ہے۔ گرچہ دوسرے ارکان جیسے نماز و حج وغیرہ کے مسائل کی باریکیوں سے لوگ واقف ہیں، لیکن زکوۃ کو صحیح طریقہ سے نہ سمجھنے کی وجہ سے یا تو لوگ صحیح طور پر اس کو ادا نہیں کرتے، یا پھر کچھ تو زکوۃ نکالتے ہی نہیں۔ زکوۃ کو معمولی صدقہ و خیرات سمجھا جاتا ہے، حالانکہ وہ ایک ایسا نظم ہے جس سے نہ صرف ایمان بلکہ اہلِ ایمان میں بھی ایک انقلابی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

قرآن نے واضح طور پر زکوۃ کی کل ۸ مدیں بتلائی ہیں، لیکن بہت سارے لوگ اس کو چھوڑ، چند کلو اناج یا چند کپڑے اور تھوڑے بہت روپیے تقسیم کر کے سمجھتے ہیں وہ اس فرض سے سبکدوش ہو گئے، حالانکہ اس سے غریبوں اور لاچاروں کی حالت میں کچھ بھی تبدیلی رونما نہیں ہوتی وہ، وہ ویسے ہی کئی سالوں تک غریب کے غریب ہی رہتے ہیں۔

ہندوستانی مسلمانوں کی حالت کو لے کر سچر کمیٹی رپورٹ، نوبل انعام یافتہ امرتیہ سین کی SNAP رپورٹ اور ابھی ماضی قریب میں ڈاکٹر کریسٹوفر جیفر لاٹ Chirstopher Jafferlot کی پیش کردہ جو رپورٹس ہیں، وہ ان کی بدحالی اور معاشی ابتری کی واضح تصویر ہے۔ (ان رپورٹس کے مطابق) ہندوستان کے ہر چوتھے بھکاری کا مذہب اسلام ہے اور ان میں بھی زیادہ تعداد عورتوں کی ہے، آبادی کے تناسب سے قید خانوں میں بند مسلمانوں کی تعداد دگنی ہے، ۱۸ سے ۲۵ سال کے نوجوان بچوں میں سے ہر تیسرا جاہل اور ناخواندہ ہے۔

غریبوں کی خبر گیری اور انھیں بنیادی ضروریات فراہم کرنا، ہر مسلم سماج پر فرضِ کفایہ ہے۔

غربت کے دو پہلو ہوتے ہیں (۱) معاشی اور (۲) سماجی۔

روزمرہ کی بنیادی ضروریات جیسے غذا، کپڑا، مکان اور صاف پانی کی دستیابی معاشی پہلو میں آتے ہیں، جبکہ سماجی پہلو میں معلومات تک رسائی، تعلیم اور صحت قابلِ ذکر ہیں۔

ہندوستان میں زکوۃ کے تصور کو واضح کرنے اور اس کی عملی تنفیذ کے لئے اس مضمون میں دس نکات پیش کئے جا رہے ہیں، جس پر آپ قارئین غور فرمائیں اور ایک بڑے طبقہ تک اس کے پیغام کو عام کریں۔

H ABDUR RAQEEB
Trustee, Zakat Center India
abdraqeeb@gmail.com
+91 94440 75501 | www.icif.org.in

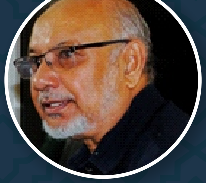

۱ عوامی بیداری

سب سے پہلا قدم عوام میں زکوۃ کی اہمیت اور اس کے تیئں بیداری پیدا کرنا ہے، ساتھ ہی عہدِ نبوی اور خلفائے راشدین کے دور میں زکوۃ کا جو کردار رہا، اس کو واضح کرنا ہے۔ اس بات کی وضاحت لازم ہے کہ زکوۃ کا حکم عہدِ نبوی میں دیا گیا اور آپ کے جانثار صحابہ کو وصولِ زکوۃ اور تقسیم پر مامور کیا گیا تھا۔

زکوۃ کا یہ نظام اتنا موثر اور بہترین تھا کہ حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں لوگ زکوۃ لے کر نکلتے، مگر انھیں اس کے حقدار نہیں ملتے۔ ان سنہرے ادوار میں ہمیں غمخوار اور خیر خواہ معاشرہ کی بہترین مثال دیکھنے کو ملتی ہے۔

۲ زکوۃ کی تحریک سے ایماندار، متقی اور پیشہ ور افراد کو جوڑنا

عوامی بیداری کے ساتھ، باصلاحیت مرد و خواتین کو اس تحریک و نظام کے انتظامیہ کا حصہ بنایا جائے۔ دیندار افراد کے ساتھ پیشہ ور افراد و دانشوران جنھیں دنیاوی امور کے علاوہ اکاؤنٹس اور آڈٹنگ وغیرہ کی معلومات ہوں، جیسے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ وغیرہ کو بھی شامل کیا جائے جس سے نہ صرف ایماندار بلکہ موثر نظام تشکیل پائے گا۔

حلہ میں علاقائی سطح پر مساجد کو مرکز بناتے ہوئے، اس نظام کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔

۳ معاشی تعلیم اور دولت کی پیداوار

ہمارے معاشرہ میں معاشی تعلیم کا فقدان ہے۔ دولت پیدا کرنے کے طریقے جیسے تجارت کرنا یا پرکشش و اچھی ملازمتوں سے جڑنے پر ابھارنا چاہیے۔ ایک پلان تیار کرنا چاہیے کہ بچت کیسے کی جائے اور اس کی سرمایہ کاری کہاں اور کیسے ہو، اس کی وجہ سے معاشرہ میں عطیہ دہندگان مضبوط ہوں گے، اور حقیقی معیشت کا تصور ابھر کر آئے گا جہاں پر عوام کو ملازمتیں بھی دستیاب ہوں گی۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بازارِ مدینہ اور ام المومنین خدیجہؓ کی تجارت کو سامنے رکھ کر مسلمان، فائدہ مند تجارت سے جڑیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبیداللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا شمار آج کے حساب سے ارب پتیوں میں ہوتا ہے۔

۴ مدراس کے نصاب میں جدید نظامِ زکوٰۃ کو جگہ دینا

زکوۃ کے سلسلے میں علمائے امت کو پہل کرنی چاہیے۔مدراس میں اس موضوع کو داخلِ نصاب کرنے کے ساتھ ساتھ، مختلف سیمناروں اورجلسوں میں اس پر کام ہونا چاہیے۔اس کے علاوہ عوام الناس کی حقیقی زندگی اوران کی مصروفیات کا قریب سے مشاہدہ کرتے ہوئے، مختلف قسم کے سماجی ومعاشی سروے کرانے چاہیے۔

زکوۃ کا ہر شعبہ، مختلف قسم کے علوم اور صلاحیتوں کا متقاضی ہے۔وصول زکوۃ کے لئے علم نفسیات، علم الحساب (اکاونٹس اور آڈٹ، جس سے حساب وکتاب رکھا جائے) علم شماریات (جس سے معاشی وسماجی حالات کا سروے ہوسکے) اور، ذاتی تعلقات وغیرہ۔

اوراسی طرح شعبہ تقسیمِ زکوۃ کے لئے مالی معاملات میں کافی مہارت اوردرک کی ضرورت ہوتی ہے۔

جب اس قسم کے موضوعات کو سمیناروں اور جلسوں کا عنوان بنائیں گے تو علماء ان سے لیس ہوکر، ملک بھر میں زکوۃ کی تحریک کو بڑے پیمانے پر پھیلا سکتے ہیں۔اس سلسلے میں مختلف تنظیموں خصوصا اسلامک فقہ اکیڈمی اور ورلڈ زکوۃ کونسل کو سامنے آنا چاہیے۔

۴ مساجد کو مرکز بنائیں

تحریک کی شروعات، محلہ کی مسجد میں کمیٹی کی تشکیل سے ہو، جس میں عالم دین، چارٹرڈ اکاونٹنٹ اور چند سماجی خدمتگار ہوں۔ یہ لوگ اپنے علاقہ اور محلہ کا سماجی ومعاشی سروے کرائیں، پھراس کی بنیاد پر وصول زکوۃ اور تقسیم زکوۃ کا طریقہ کار متعین کیا جائے۔

چند ایسی خواتین کو بھی اس ٹیم میں شامل کیا جائے جن کے تعلقات وسیع ہوں اور نھیں مختلف خاندانوں، خصوصا عورتوں اور بچوں کے بارے میں کافی معلومات رکھتی ہوں، ان کے ذریعہ سے یہ پیغام کافی تیزی سے پھیل سکتا ہے۔کمیٹی یا ٹیم کی تشکیل کے وقت ممبروں کی صلاحیت اوران کے جذبہ دینداری کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے۔

۵ معاشیاتی ٹکنالوجی فن ٹک Fin-Tech کا استعمال

فن ٹک (معاشیاتی ٹکنالوجی) وصول زکوۃ اور تقسیمِ زکوۃ میں کافی اہم اور موثر رول ادا کرسکتی ہے۔زکوۃ کے لین دین کو ڈیجٹلائز کرنے سے سارا نظام متحرک اور موثر ہوجاتا ہے۔اس سے نہ صرف عوام کو سہولت اور آسانی میسر ہوتی ہے بلکہ ان میں نظام پر بھروسہ اوراعتماد بڑھ جاتا ہے۔اس کے علاوہ سارے عمل میں شفافیت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔فن ٹک میں crowd funding کا بکثرت استعمال ہوتا ہے، جس سے عوام کی ایک بڑی تعداد انٹرنیٹ کے توسط سے رقم جمع کرتی ہے۔

حساب وکتاب اور آڈٹ کے لئے Block-chain کا بھی استعمال ہوسکتا ہے۔(Block-chain ایک ایسا نظم ہے جس میں معلومات کو تبدیل کرنا، تحریف کرنا یا ترمیم کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

٦ زکوۃ اور مائکرہ فائنانس (چھوٹے موٹے قرضہ جات فراہم کرنا)

زکوۃ کی رقم سے ہم ضرورت مندوں کو چھوٹے موٹے قرض فراہم کر سکتے ہیں۔عموما دیکھا گیا ہے کہ زکوۃ کی رقم سے غریبوں اور ضرورتمندوں کی ہنگامی ضرورتوں کو پورا کیا جاتا ہے۔مگر ہم زکوۃ کی رقم خرچ کرنے کے بجائے اس سے سرمایہ کاری کریں یعنی چھوٹے موٹے کاروبار اس سے کھڑے کئے جائیں تو یہ کافی نفع بخش ہوسکتا ہے۔جب ایک مرتبہ کسی غریب کی تجارت چل پڑے تو نہ صرف اس کی معاشی حالت میں سدھار آسکتا ہے بلکہ وہ دوسروں کو بھی ملازمت دے سکتا ہے،اور اس کے نتیجہ میں معاشرہ سے غربت کا خاتمہ تیزی سے ہوسکتا ہے۔

زکوۃ کے وصول شدگان،عطیہ دہندگان میں تبدیل ہوسکتے ہیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ زکوۃ کی رقم سے کمزور اور ضروتمند افراد کو قرض فراہم کرتے اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

٧ زکوۃ سے مہارتوں کو بڑھاوا دینا

چند ممالک جیسے ملیشیا وغیرہ میں غریبوں کی درجہ بندی دو حصوں میں کی جاتی ہے۔

١: ایسے غریب ولاچار جو اپنے گزر بسر اور نان شبینہ کے لئے،خود سے انتظام نہیں کر سکتے۔جیسے معمر افراد،بیوہ خواتین،معذور اور مرض الموت میں مبتلا پریشان حال جنھیں گزارہ کے لئے روپیوں پیسوں کے علاوہ،ادویات کی بھی ضرورت پڑتی ہے،ان کے لئے حکومت کی جانب سے باقاعدہ انتظام کیا جاتا ہے۔

٢: دوسری قسم کے غریب وہ ہیں جو باصلاحیت اور خود کار تجارت یا ملازمت کر سکتے ہیں،لیکن ان کے پاس سرمایہ نہیں ہوتا کہ وہ کچھ آگے بڑھ سکیں،چنانچہ ایسے افراد کا خصوصی طور پر خیال رکھا جاتا ہے اور انھیں روپیوں پیسوں سمیت ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے،تاکہ وہ معاشی طور پر خود مختار اور اپنے بل بوتے پر کھڑے ہوجائیں۔جب چند ہی سالوں میں ان کی حالت مستحکم ہوجاتی ہے تو وہ لوگ معاشرہ کا احسان زکوۃ کے عطیہ جات کی شکل میں لوٹاتے ہیں۔

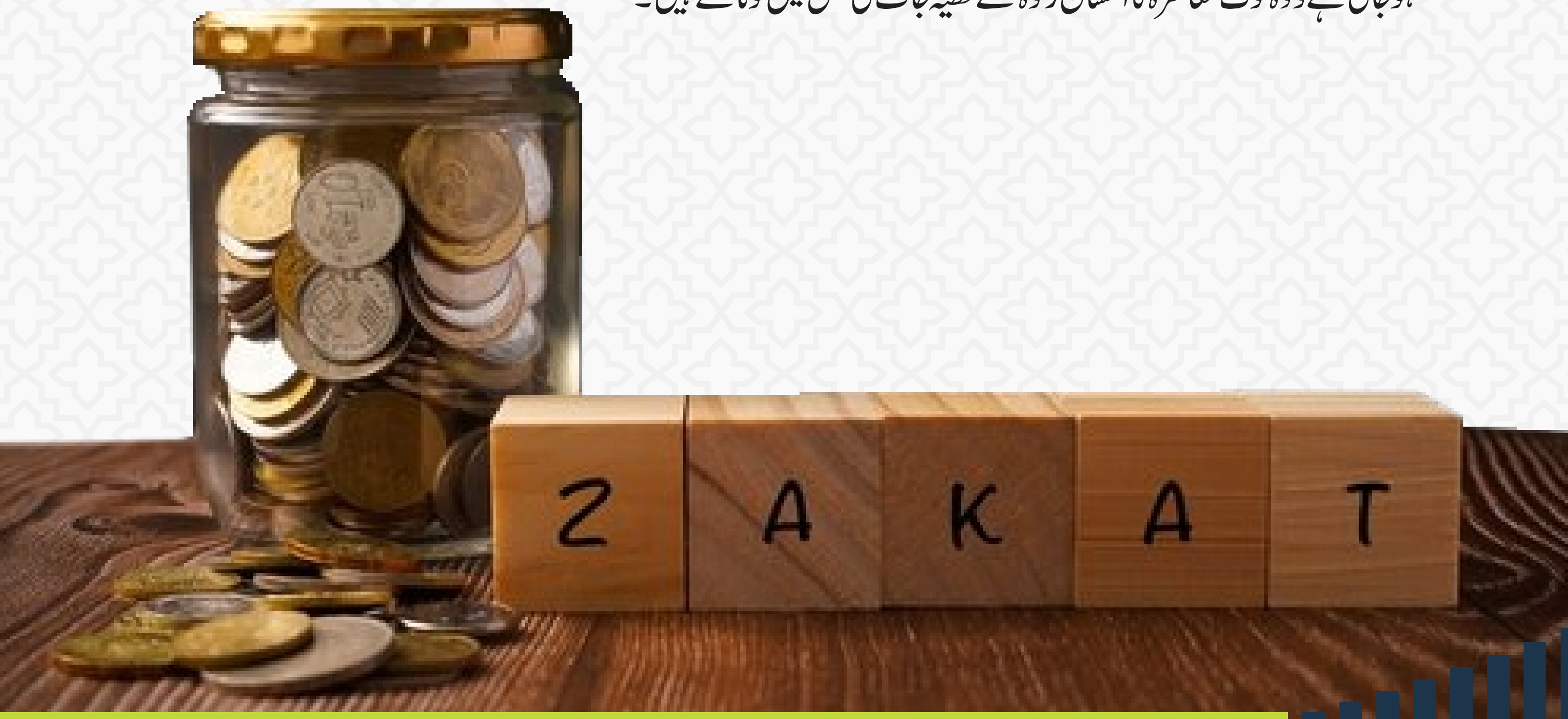

۸ زکوۃ اور غیر مسلم

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا زکوۃ کی آٹھ مدوں میں سے 'فقراء' سے مراد مسلمان غریب ہیں۔ اور 'مساکین' سے مراد غیر مسلم غریب ہیں۔
ہمارے جیسے گنجان ملک میں زکوۃ کا تھوڑا سا بھی حصہ، گر غیر مسلم ضرورتمندوں میں تقسیم کیا جائے تو اس کا مثبت اثر دیکھنے کو مل سکتا ہے۔
مسلمانوں کا اچھا نام دوسرے سماج کے لوگوں میں ذہن نشین ہو سکتا ہے۔
ملی و مذہبی طبقہ کے علماء اور قائدین اس سلسلے میں مل جل کر مباحثہ کریں اور عملی اقدام سے قبل اجماع یا حتمی رائے قائم کریں۔

۹ دوسرے ممالک کے موثر نظامِ زکوۃ کی کامیاب کہانیاں

ورلڈ زکوۃ فورم کا وجود تقریبا ۴۰ سے زائد ممالک میں ہے، جن میں سے دو ملک ایسے بھی ہیں، جہاں مسلمانوں کی آبادی اقلیت میں ہے۔

ملیشیا اور انڈونیشیا میں زکوۃ سے فائدہ اٹھانے کے لئے مختلف قسم کی تکنیکوں اور طریقوں کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔

انڈونیشیا کے ادارہ BAZNAS نے زکوۃ کی رقم کا معاشی، تعلیمی اور سماجی میدانوں میں موثر استعمال کرتے ہوئے سرمایہ کاری کی ہے ۔اس کے علاوہ صفائی اور قابل تجدید توانائی Renewable energy میں اس کا کامیاب استعمال کیا ہے۔

ملیشیا میں وصول زکوۃ اور تقسیم کے لئے نئی ٹکنالوجی جیسے فن ٹک کا موثر استعمال ہوتا ہے۔

SANZAF جنوبی آفریقہ کی ایک تنظیم ہے۔ اس ملک میں مسلمانوں کی آبادی محض 2.3% ہے، لیکن اس کے باوجود مذکورہ تنظیم کئی دہائیوں سے اس ملک میں خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس تنظیم کی سربراہی دو خواتین کررہی ہیں۔ چیرپرسن محترمہ فیروز محمد اور سی ای او یاسمینہ فرائنٹک ہیں۔ اس تنظیم میں 52% ملازمین خواتین ہیں۔ اس تنظیم کو سماجی میدان میں صلاحیتوں کی تعمیر اور رفاہی کاموں کے لئے کیمبرج، برطانیہ کی بین الاقوامی معاشی ایڈوائزری کی جانب سے عالمی سطح کا بہترین انتظامیہ ایوارڈ دیا گیا۔

پڑوسی ملک بنگلہ دیش میں بھی زکوۃ کا نظام کافی منظم ہے۔ زکوۃ کے اس مشن کی انجام دہی کے لئے قابل ترین اور تربیت یافتہ افراد کا انتخاب کیا جاتا ہے اور یہ لوگ زکوۃ سے دیہی ترقی اور تعلیم اطفال میں قابل ذکر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

برطانیہ میں یو کے زکوۃ فاؤنڈیشن، مختلف میدانوں میں اہم خدمات انجام دے رہا ہے۔

۱۰ زکوۃ اور SDG

دنیا سے غربت کے خاتمہ اور پائیدار ترقی کے لئے اقوام متحدہ نے کچھ اہداف مقرر کئے ہیں۔ جن میں سے کچھ اس کرہِ ارض کا تحفظ اور ایسا امن و خوشحالی جس سے سارے لوگ فائدہ اٹھا پائیں۔ Sustainable Development Goals اور زکوۃ کے مقاصد (جو مقاصد الشریعہ کے قبیل سے ہیں) میں قدرے اشتراک ہے۔

ملیشیا اور انڈونیشیا میں قائم زکوۃ تنظیمیں اقوام متحدہ اور یورپی ایجنسیوں کی مدد سے مختلف پراجکٹس پر کام کئے ہیں۔ ہم ہندوستان میں بھی ان تنظیموں کے اشتراک سے غربت کے خاتمہ اور ہمدرد و غمخوار معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

"ZAKAT"

ZAKAT
CENTER
INDIA

+91 788 788 4210 contact@zakatcenterindia.org

www.zakatcenterindia.org

Admin Office: # D 301 Dawat Nagar,

Abul Fazal Enclave, Okhla, Delhi – 100025